بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۶/۷۱ | اتوار، ۳ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ، ۲۸ تبلیغ ۱۳۶۱ھش، ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۲۸ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"قلب کی کمزوری ابھی باقی ہے۔"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کو روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل شام بلڈ پریشر زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ناساز رہی۔ اب طبیعت قدرے بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے بابرکت وجود کی صحت یابی اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا ہونے کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

● محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ قریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے خصوصی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

● گزشتہ بیس بائیس روز سے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد۔ بیمار چلے آرہے ہیں۔ پہلے فلو کے ساتھ بخار اور شدید کھانسی تھی۔ نیز پراسٹیٹ بڑھ جانے کی وجہ سے پیشاب میں رکاوٹ تھی۔ اب کافی فرق پڑا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے تمام دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس قیمتی وجود کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(غلام دستگیر نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد)

ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس

تمام قرآنی نصائح کی کلید اور قوت اور مغز دعا ہے

"یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۳، صفحہ ۱۹۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لیے خصوصی دعا کی تحریک

(حضرت اقدس) نے اپنی تمام نصائح کا مغز اور کلید دعا کو قرار دیا ہے

ہماری اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور عقیدت تقاضا کرتی ہے کہ ہم آپ کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے درد والحاح سے دعائیں کریں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا خطبہ جمعہ

ربوہ: ۲۷ تبلیغ / فروری۔ آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مولانا صاحب نے خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے دعا کی پُرزور تحریک کی اور اس کے ساتھ دعا کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔

مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے بتایا کہ اگرچہ اب حضور کو قدرے افاقہ ہے مگر حضور کی طبیعت کئی روز سے شدید نزلہ اور حرارت کی وجہ سے بہت ناساز رہی ہے۔ باقی صفحہ ۸ پر

بجلی کی خرابی کا تکلیف دہ سلسلہ:

ربوہ۔ ۲۷ فروری۔ ربوہ میں بجلی کی خرابی کا سلسلہ جو ایک ہفتہ سے زائد عرصہ سے شروع ہے ابھی تک اسی طرح جاری ہے اور شہریوں، طالب علموں۔ دفاتر میں کام کرنے والوں، فیکٹریوں اور تجارتی اداروں کے افراد کی مشکلات بدستور جاری ہیں۔ جمعہ کے روز دن میں ۳ دفعہ بجلی فیل ہوئی۔ آج بھی دن کے گیارہ بجکر ۵۵ منٹ سے بجلی بند ہے۔ گزشتہ چار روز بجلی بار بار بند رہنے کی تفصیل یہ ہے:۔

● ۲۴ فروری: صبح ۶½ بجے سے دن کے ایک بجے تک، سہ پہر ۲½ بجے سے رات ۷ بجے تک۔

● ۲۵ فروری: صبح ۵ بجکر ۵۵ منٹ سے ۱½ بجے تک۔ دوپہر ۳ بجے سے رات ۷ بجے تک۔

● ۲۶ فروری: صبح ۷ بجے۔ دوپہر کے وقت۔ رات ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک۔

● ۲۷ فروری: دن کے ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ سے 2½ بجے تک۔ اہالیان ربوہ نے اس تکلیف دہ صورتحال کے جلد تر ازالہ کا مطالبہ کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص مبلغ

مکرم الحاج مولوی عبدالواحد صاحب انڈونیشین رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس اور دلی دکھ سے احباب کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے ایک دیرینہ اور مخلص مبلغ مکرم الحاج مولوی عبدالواحد صاحب مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۸۲ء بوقت ۳ بجے سہ پہر بانڈونگ ہسپتال (انڈونیشیا) میں بعمر ۷۸ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ ۱۹۰۴ء میں بمقام ٹاپا ٹوآن (TAPA TUAN) سماٹرا پیدا ہوئے آپ الحاج مکرمی محمد ادریس صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۱۹۲۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ اپنے ملک سے چھٹی جماعت پاس کرنے کے بعد بغرض تعلیم قادیان تشریف لائے۔ آپ ان ابتدائی انڈونیشی طلباء میں شامل تھے جو پہلی مرتبہ حصول تعلیم کے لئے قادیان تشریف لائے۔ (باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۲۸ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

بہی خواہوں کے ساتھ دشمنی کی پرانی ریت

اللہ تعالیٰ تو انبیاء کو اس لئے مبعوث کرتا رہا کہ وہ لوگوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف لائیں اور انہیں راہ نجات دکھائیں لیکن ہمیشہ ہی ہوا یہ کہ جن کی بھلائی اور بہتری کے لئے انہیں بھیجا جاتا تھا وہ ان کی آواز پر لبیک کہنے کی بجائے اُلٹے ان کے مخالف ہی نہیں بلکہ دشمن بن جاتے تھے اور انہیں اور ان کے مشن کو نیست و نابود کرنے پر تُل جاتے تھے۔ انبیاء خود تو ہر کسی کے بہی خواہ ہوتے تھے اور ان کی خیر خواہی میں گھل رہے ہوتے تھے۔ اس لئے ان کا کسی سے دشمنی کرنا خارج از امکان تھا پھر بھی دنیا والے ان سے دشمنی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ۝ (الفرقان آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ (اے رسول! جس طرح ہم نے ان لوگوں کو تیرا دشمن بنایا ہے۔) اسی طرح ہم مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے ہیں۔ (اے رسول!) تیری راہ نمائی اور تیری مدد کے لئے تیرا رب کافی ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس سے خود اس کی قوم نے دشمنی نہ کی ہو۔ چونکہ خدا تعالیٰ لوگوں کو ہدایت کی طرف لانے میں جبر سے کام نہیں لیتا بلکہ اس نے تمام انسانوں کو آزادی دی ہوئی ہے کہ وہ ضلالت اور ہدایت کی راہوں میں سے جو راہ چاہیں اختیار کریں اس لئے مجرم اور خطاکار لوگ خدا تعالیٰ کے مامور کی آواز پر کان دھرنے کی بجائے اس کی مخالفت پر اتر آتے اور اس کے لئے دشمن کا روپ دھار لیتے۔ ان حالات میں اس مامور من اللہ اور اس کے ماننے والوں کے لئے انتہائی مخدوش حالات پیدا ہو جاتے۔ حتیٰ کہ ان کی جانیں تک خطرہ میں پڑ جاتیں۔ معیشت کے دروازے ان پر بند کر دیئے جاتے اور انہیں اچھوتوں اور غلاموں کا درجہ دے کر ان کی اہانت اور تذلیل میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جاتی، الغرض ہر جہت اور ہر لحاظ سے ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے مامور کو مخاطب کر کے فرماتا ہے میرے مبعوث کردہ مامور! تیری راہ نمائی اور تیری مدد کے لئے تیرا رب کافی ہے۔ یعنی تیری قوم خواہ کتنی ہی دشمنی کرے، تیرے اور تیرے ماننے والوں کے حقوق کو کتنا ہی پامال کرے اور تیرے خلاف کتنا ہی ظلم روا رکھے کامیاب تو ہی ہوگا کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرا معین و مددگار ہوں، میں نے ہی تجھے بھیجا ہے اور میں ہی تجھے کامیاب کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صرف اس امر کا ہی ذکر نہیں کیا ہے کہ ہر نبی کے ساتھ اس کی قوم نے دشمنی کی بلکہ ان کی دشمنیوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو ہدایت کی طرف بلایا تو ان کی قوم نے نہ صرف یہ کہ انہیں جھٹلایا بلکہ ان کے ساتھ دشمنی کرنے میں انتہا کر دی۔ حتیٰ کہ وہ انہیں سنگسار کرنے پر تُل گئے۔ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۱۱۷)

ترجمہ:۔ (ان منکروں نے) کہا اے نوح! اگر تو (تبلیغ سے) باز نہ آیا تو تو سنگسار کئے جانے والوں میں شامل ہو جائے گا (یعنی ہم تجھے سنگسار کر دیں گے)

انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اس قدر اذیتیں پہنچائیں کہ انہیں کربِ عظیم میں مبتلا کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس کربِ عظیم اور اس سے نجات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ (الانبیاء آیت ۷۷)

ترجمہ:۔ اور (یاد کر) نوح کو جب اس نے اس (یعنی ابراہیم کے واقعہ) سے قبل (ہم کو) پکارا اور ہم نے اس کی دعا سنی۔ پس ہم نے اس کو بھی اور اس کے اہل کو بھی ایک کربِ عظیم (یعنی بڑی گھبراہٹ) سے نجات دی۔

اسی طرح قوم ثمود کے نو آدمیوں نے جو حد درجہ کے فسادی تھے حضرت صالح علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا جسے خدا نے کامیاب نہ ہونے دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دشمنی کے اس مظاہرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (النمل آیات ۵۰-۵۱)

ترجمہ:۔ انہوں نے (آپس میں) کہا کہ تم سب اس پر اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم اس (یعنی صالح) اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے (اور ان سب کو قتل کر دیں گے۔) پھر جو بھی اس کے خون (کے بدلہ) کا مطالبہ کرنے آئے گا تو ہم اس سے کہیں گے (قتل میں شامل ہونا تو درکنار) ہم اس کے اہل کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں۔

ایسی ہی دشمنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے ان کے ساتھ کی۔ جب انہوں نے قوم کو بتوں کی پرستش سے منع کیا اور خدائے واحد کی عبادت کی تلقین کی تو قوم نے انہیں قتل کرنے یا آگ میں ڈالنے کا تہیہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی اس سفاکی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ پس اس کی (یعنی ابراہیم کی) قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ اس کو قتل کر دو یا اس کو جلا دو (چنانچہ انہوں نے اس کو آگ میں ڈال دیا) مگر اللہ نے اس کو آگ سے بچا لیا۔ اس میں یقیناً مومنوں کے لئے بڑے نشان ہیں۔

پھر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم خود فحاشی میں غرق ہونے کے باوجود ان کے ساتھ دشمنی میں اس حد تک بڑھ گئی کہ وہ انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو شہر بدر کرنے اور انہیں ملک سے بے دخل کرنے پر اتر آئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس ظلم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۸۳)

ترجمہ:۔ اس پر اس (یعنی لوط) کی قوم نے یہی کہا۔ (اے لوگو!) لوط اور اس کے ساتھیوں کو شہر سے نکال دو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو اپنی پاکیزگی پر اتراتے ہیں۔

یہی ماجرا حضرت شعیب علیہ السلام کے ساتھ بھی پیش آیا۔ ان کی قوم نے اولاً انہیں ملک سے نکالنے کی اور پھر سنگسار کرنے کی دھمکی دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی دھمکیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ (الاعراف آیت ۸۹)

ترجمہ:۔ اس کی قوم سے جو لوگ متکبر تھے ان میں سے بڑے لوگوں نے کہا۔ اے شعیب ہم تجھ کو اور ان کو جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا پھر تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے

(۲) وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفتِ "عزیز" خدا تعالیٰ کی ہستی کی دلیل ہے

جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے پہلے روز ۲۶ دسمبر کو پہلے اجلاس میں

ناظر صاحب اصلاح وارشاد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ربوہ کی تقریر

دوسری قسط

موسوی دور موسوی دور میں خدا تعالیٰ کی صفتِ عزیز کی تجلیات اس کی ہستی کا ثبوت بنیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔ (نمل آیت ۱۰)

یعنی اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں اللہ ہوں اور میرے وجود کا ثبوت یہ ہے کہ میں عزیز اور حکیم ہوں یعنی سب پر غالب آنے والا اور حکمت والا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ایسے بے شمار واقعات قرآن کریم میں مذکور ہیں جس سے خدا کی صفتِ عزیز نمایاں طور پر آشکار ہوئی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ایسے زمانے میں ہوئی جبکہ بنی اسرائیل شاہِ مصر کے ماتحت خستہ حالی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور اس زمانے کی تاریخ بتاتی ہے کہ فرعون بادشاہِ مصر ایک متکبر حکمران تھا DIVIDE AND RULE کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے رعایا کو باہم لڑاتا تھا بنی اسرائیل کو حقیر اور حکومت سے خارج قرار دیتا تھا۔ نیز ان کی نرینہ اولاد کو ہلاک کر دیتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ خدائے عزیز نے اس فساد کو مٹانے اور کمزوروں کو سردار بنانے اور انعامات کا وارث کرنے کے لئے جب فیصلہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس زمانے میں پیدا کیا اور پیدائش کے ساتھ ہی ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ خدا کی صفتِ عزیز کی جلوہ گری اسی وقت سے شروع ہو گئی اور آپ کی ساری زندگی اس صفت کے ظہور کا آئینہ دار رہی۔ بائبل بتاتی ہے کہ اسرائیلی گھرانوں میں جب کبھی بچہ پیدا ہوتا تو بسا اوقات دایہ فطرتی رحم کی وجہ سے اُن معصوم بچوں کو ہلاک ہونے سے بچا لیتی۔ فرعون کو جب یہ علم ہوا تو اس نے حکم جاری کیا کہ اسرائیلی گھرانوں میں جو بچہ پیدا ہو وہ دریا میں ڈبو دیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ کے لئے بھی وہی خطرہ درپیش تھا۔ لیکن خدائے عزیز نے آپ کی والدہ کو الہامی طور پر یہ خبر دی کہ وہ اپنے اس بچے کو تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دے اور بتایا کہ ایسا کرنے سے خوف زدہ نہ ہونا۔ نہ غم کھانا۔ ہم اس کو تیری طرف لوٹائیں گے اور اپنا ایک رسول بنائیں گے گویا یہ بچہ نہ ڈوبے گا نہ مرے گا بلکہ خدا اس سے بڑا کام لے گا۔ چنانچہ آپ کی والدہ اس سے مطمئن ہو گئیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے خاندان والوں نے اٹھا لیا اور خدائے عزیز کے تصرف کے ماتحت ان کی پرورش کا یہ انتظام کیا کہ انہیں ان کی والدہ کے پاس پہنچا دیا گیا۔ پھر خدا نے بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونیوں کی ہدایت کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منصب رسالت پر فائز کیا اور متعدد نشانات آپ کی صداقت کے لئے ظاہر فرمائے۔ لیکن فرعون اور اس کے ساتھی سرکشی میں بڑھتے گئے یہاں تک کہ آپ نے فرعون سے حکم ربانی کے ماتحت بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے جانے کا فیصلہ کیا فرعون نے آپ کے دعوئے رسالت کو افترا قرار دیا اور ایک فریب گردانا اور کہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں اور خدائے برحق کا مذاق اڑایا اور تکبر سے کام لیا تب خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ تم ہمارے حکم سے بنی اسرائیل کو ارض مقدس کی طرف لے جاؤ اور یہ یاد رکھو کہ فرعونی تمہارا مقابلہ کریں گے لیکن میں عزیز خدا ہوں۔ میں نے اس کے لئے ناکامی اور ہلاکت مقدر کر رکھی ہے اور تیرے لئے غلبہ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدائے عزیز کی منشاء کے مطابق اپنی قوم کو لے کر نکلے اور فرعونیوں نے ان کا پیچھا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب سمندری راہ پر پہنچے تو خدا نے جس کا پانیوں پر بھی حکم چلتا ہے اپنی صفتِ عزیز کو یوں ظاہر فرمایا کہ پانی جزر کی وجہ سے پیچھے ہٹ گیا۔ اور موسیٰ نبی اللہ اور اس کی جماعت کو گزرنے کے لئے جگہ دی۔ ان کو گزرتا دیکھ کر فرعونی لشکر نے بھی ان کا تعاقب کیا مگر ان کی گاڑیوں کے پہیئے ریت میں پھنس گئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ گاڑیاں نکالتے ہوئے مدّ کا وقت آگیا اور وہ سب کے سب غرق کر دیئے گئے۔ غرق ہوتے وقت فرعون نے کہا۔

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(یونس آیت ۹۱)

یعنی میں ایمان لاتا ہوں اُس عزیز ہستی پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور میں سچی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں شامل ہوتا ہوں۔ اس واقعہ نے ظاہر کر دیا کہ خدا تعالیٰ عزیز یعنی سب پر غالب ہے۔ اور اُسی نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی صفتِ عزیز کے ماتحت ایک طاقتور بادشاہ کے مقابلہ پر غلبہ عطاء کیا اور اس صفت کا یہ ظہور جو موسیٰ علیہ السلام کے غلبہ پانے سے ہوا ثابت کرتا ہے کہ اس کا موصوف اللہ موجود ہے۔ فرعون کی لاش کی حفاظت بھی خدا کے عزیز ہونے کا ثبوت ہے کہ گردشِ زمانہ اس لاش کو نقصان نہ پہنچا سکی۔ جس کے بطور نشان محفوظ رکھنے کا خدا نے وعدہ کیا تھا۔

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً

(یونس ۔ ۹۳)

کہ ہم تیری لاش کو محفوظ رکھیں گے تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے یہ نقش گواہی دے کہ خدا موجود ہے اور جس کی صفتِ عزیز ہے اور یہ اُسی کا ظہور ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

سامعینِ کرام:۔ قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفاتِ عزیز کی جلوہ گری اس رنگ میں بھی ظہور پذیر ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیارے بندوں کے لئے بڑی غیرت دکھاتا ہے۔ جب ان کے دشمن ان کی ذلت اور ہلاکت کے اسباب جمع کرتے ہیں اور دنیا کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ دشمن کے مکر اتنے مضبوط ہیں کہ جن سے خدا کے پیاروں کے لئے بچ جانا ممکن نہیں۔ ایسے وقت میں خدا اپنی صفتِ عزیز کی یوں جلوہ گری دکھاتا ہے کہ انہیں موت کے منہ سے نکال کر ان کے دشمنوں کے لئے ذلت اور رسوائی کے سامان پیدا کر دیتا ہے چنانچہ بطور نمونہ میں خدا کے پیارے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو پیش کرتا ہوں کہ کس طرح خدائے عزیز نے آپ کو لعنتی موت سے بچا لیا۔

انجیل سے ظاہر ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا تو یہودی علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آپ کی سچائی معلوم کرنے کے لئے معجزہ طلب کیا۔ آپ نے ان کو جواب دیا کہ:۔

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ ان کو کوئی نشان نہیں دیا جائے گا۔ سوائے یونس نبی کے نشان کے جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابنِ آدم زمین میں رہیگا۔"

انجیل سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے ہاتھوں بہت ستائے گئے۔ کانٹوں کا تاج آپ کو پہنایا گیا۔ کفر کے فتوے لگائے گئے۔ معصوم نبی کے منہ پر تھوکا گیا۔ طمانچے لگائے گئے۔ خدا کا یہ برگزیدہ نہایت ستم رسیدہ تھا۔ بالآخر یہود نے آپ کے خلاف بڑی گہری سازش کی عدالت میں بغاوت کا الزام لگا کر چالان کیا گیا۔ تا باغی کی سزا پائیں اور ہلاک کئے جائیں۔ لیکن خدائے عزیز نے جو آپ کی پشت پر تھا، حاکم کے دل کو سچائی کی طرف پھیر دیا اُس نے برملا کہا کہ میں اس کا کوئی گناہ نہیں پاتا۔ اسی رات حاکم وقت کی بیوی نے یہ خواب بھی دیکھا کہ اگر وہ اُس بے گناہ کو دکھ دے گا تو خدا سے سزا پائے گا۔ اس خواب نے بھی حاکم کو ڈرایا اور اس نے مسیح کی بے گناہی کا اعلان کیا۔ یہودیوں نے اس پر شور مچا دیا اور کہا اگر ملکی قانون اسے گنہگار قرار نہیں دیتا تو ہمارے شرعی فتویٰ کی رو سے یہ صلیب دیئے جانے کے قابل ہے حاکم کمزور دل تھا یہودیوں کی بغاوت سے ڈر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے حوالے کر دیا چنانچہ یہود نے یہ چاہا کہ آپ کو صلیب کے ذریعے ہلاک کر دیں۔ اور بائبل کے اس قانون کے ماتحت کہ جو صلیب پر مارا گیا وہ ملعون ہے اور ملعون خدا کا نبی نہیں ہو سکتا۔ مسیح کی نبوت کو جھوٹا ثابت کر دیں۔ چنانچہ وہ مسیح کو اس مقام پر لے گئے جہاں لوگ صلیب پر لٹکائے جاتے تھے۔ لیکن خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا۔

یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ

کہ اے عیسیٰ میں تیری روح قبض کروں گا۔ اس جملے میں یہ پیشگوئی تھی کہ دشمن تجھے غیر طبعی موت سے ہلاک کرنا چاہیئے گا لیکن میں عزیز خدا دشمن کو تم پر غلبہ نہیں دے سکتا کہ تمہیں ہلاک کر سکیں بلکہ میں تمہاری توفی کروں گا۔ یعنی طبعی موت دونگا کیونکہ کلمہ توفی عربی زبان میں طبعی موت پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی کس عظمت کے ساتھ پوری ہوئی قرآن نے یوں بیان کیا ہے کہ خدائے حکیم نے یہودیوں کو پورا پورا موقع دیا کہ جتنا چاہیں وہ خدا کے برگزیدہ نبی کے ہلاک کرنے اور ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگالیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ

(النساء ۔ ۱۵۸)

کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو رسالت کا مدعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا قتل کر دیا ہے یعنی غیر طبعی موت سے ہلاک کر دیا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کر سکے نہ صلیب پر مار سکے۔

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

انہوں نے جو قتل کا دعویٰ کیا ہے مشابہ بالمقتول ہونے کی بناء پر ہے حقیقی بات یہ ہے

مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا

کہ یہ حضرت مسیح کو ہرگز ہلاک نہیں کر سکے اور ان کا صلیب پر مارنے اور قتل کرنے کے دعویٰ کا کوئی ثبوت موجود نہیں اس لیے ان کا یہ نتیجہ نکالنا کہ آپ ملعون ہیں یعنی جھوٹے رسول ہیں غلط ہے۔ بلکہ خدا فرماتا ہے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

(النساء - ۱۵۹)

کہ حضرت عیسیٰ خدا کے برگزیدہ نبی تھے وہ مرفوع الی اللہ تھے یعنی خدا کے مقرب اور فرستادہ تھے اور خدائے عزیز نے ان کو بھیجا تھا اور طبعی موت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ صلیب پر مر ہی نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ تاریخی شواہد اس بات پر گواہ ہیں کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے یہود ناکام رہے اور غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا جیسا کہ خدا نے وعدہ کیا تھا۔

جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ (آل عمران - ۵۶)

یعنی مسیح کے متبعین قیامت تک یہود پر غالب رہیں گے اور یہ غلبہ صفتِ عزیز کا عظیم الشان ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کی روشن دلیل اور اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے بہت سارے نشانات ایسے ظاہر کر دیئے جن سے یہ ثابت ہو گیا کہ یونس نبی کی طرح آپ نے جو یہ نشان دکھانے کا وعدہ کیا تھا کہ موت کے اسباب جمع ہوں گے، موت نہیں آئے گی۔ پورا ہوا۔

(باقی)

احمدی بچوں کیلئے امامِ وقت کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو ـــــ اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت کا ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لیے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تمام اطفالِ احمدیت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیک نمونہ پیش کریں گے۔ اسی طرح والدین بھی اپنے بچوں کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں کسی سے پیچھے رہنے نہیں دیں گے۔

زعماء کرام براہ کرم اس بارہ میں خاص کوشش فرمادیں کہ کوئی احمدی شیر خوار بچہ تک ایسا نہ رہے جو وقفِ جدید کا مجاہد نہ ہو۔ براہ کرم اپنی کوششوں کے نتائج کا معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹوں میں تذکرہ فرمایا کریں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکز ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری اطلاع

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء کو ختم ہو رہا تھا لیکن جماعتوں کی درخواست پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم یہ اجازت فرما دی ہے کہ جن مخلصین کی طرف سے ۱۰ مارچ ۱۹۸۲ء تک رقوم مرکز کو پہنچ جائیں گی وہ آٹھویں مرحلہ میں ہی شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

آ دیکھ ہمیں

ہم بھی اِس دَور کے فنکار ہیں آ دیکھ ہمیں
اِک نئی دُنیا کے معمار ہیں، آ دیکھ ہمیں

بحرِ ظلمات میں ڈوبی ہوئی دُنیا کے لیئے
جگمگاتا ہوا مینار ہیں، آ دیکھ ہمیں

صبر و ہمّت سے بڑھے جاتے ہیں سُوئے منزل
رہروانِ رہِ پُرخار ہیں، آ دیکھ ہمیں

ہے بھروسہ ہمیں اللہ کی رحمت کا فقط
ورنہ کمزور ہیں لاچار ہیں، آ دیکھ ہمیں

شمعیں ایمان و یقیں کی ہیں دلوں میں روشن
چہرے پُرنُور و ضیا بار ہیں، آ دیکھ ہمیں

کس طرح خَلق کو خالق سے ملانے کیلئے
دہر سے برسرِ پیکار ہیں، آ دیکھ ہمیں

حیّ و قیوم خُدا پر ہے ہمارا ایمان
شرک و بدعات سے بیزار ہیں، آ دیکھ ہمیں

دل میں جو ہو وہی ہوتا ہے زباں پر جاری
نہ منافق نہ ریاکار ہیں، آ دیکھ ہمیں

نہیں ممکن کبھی نفرت ہو بشر سے ہم کو
سب کے غمخوار و مددگار ہیں، آ دیکھ ہمیں

خود خُدا جس کا ہے نگران و محافظ ہر دم
ہم محمدؐ کا وہ گلزار ہیں، آ دیکھ ہمیں

ہر گھڑی کلمۂ توحید ہے جاری لب پر
عشقِ قرآں میں سرشار ہیں، آ دیکھ ہمیں

شاہِ کونین کہ ہے ختمِ نبوت جس پر
ہم اُسی کے ہی وفادار ہیں، آ دیکھ ہمیں

مال کیا، جان بھی ہے محبوبِ خُدا پر قربان
آشنائے رَسَن و دار ہیں، آ دیکھ ہمیں

سرد مہری کو مواخات سے گرماتے ہیں
دھوپ میں سایۂ دیوار ہیں، آ دیکھ ہمیں

دے جو گالی اُسے سو بار دُعا دیتے ہیں
واقفِ لذّتِ آزار ہیں، آ دیکھ ہمیں

منسلک ایک لڑی میں ہیں جواہر کی طرح
ناصرِ دیں کے فداکار ہیں، آ دیکھ ہمیں

ہم نے کیا کچھ نہ کیا قوم و وطن کی خاطر
ہم دل و جاں سے وفادار ہیں، آ دیکھ ہمیں

(محمد صدیق امرتسری، سابق مبلغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان بادشاہوں کا عدل و انصاف

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن سنگاپور

اسلام ہی عدل و انصاف اور انسان اور انسان کے درمیان انسانی لحاظ سے مساوات پر بہت زور دیا گیا ہے اور مسلمانوں کو عدل و مساوات کے اصولوں پر ہر حالت میں قائم رہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اسلامی سلطنت کے مختلف دوروں میں نہ صرف خلفائے راشدین نے بلکہ مسلمان سلاطین اور بادشاہوں اور امراء نے بھی عدل و انصاف کی ایسی شاندار مثالیں پیش کیں جو دوسرے مذاہب کے پیروؤں اور سربراہوں میں نہیں ملتیں۔

اسلامی تاریخ کی کتب میں لاتعداد ایسے واقعات ہیں جو سنہری حروف میں لکھنے کے قابل اور نہایت قابلِ قدر اور قابلِ تقلید ہیں ذیل میں سابقہ اور حالیہ اسلامی مملکتوں کے حالات پر مشتمل عربی زبان میں لکھی گئی ایک کتاب "عالم اسلامی کا حال اور ماضی" مصنفہ امیر شکیب ارسلان سے چند واقعات۔ قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک جھونپڑی پر جبری قبضہ

اندلس کا ایک بادشاہ حکم اوّل اپنے لئے ایک محل تعمیر کرانا چاہتا تھا۔ اتفاق سے اس نے جو زمین قصرِ شاہی کے لئے پسند کی اس میں ایک نہایت غریب بڑھیا کی جھونپڑی تھی۔ جب وہ حصہ زمین اس بڑھیا سے طلب کیا گیا تو اس نے دینے سے انکار کر دیا اور کسی قیمت پر بھی وہ اپنی زمین دینے پر راضی نہ ہوئی وہاں سے کسی اور بہتر جگہ منتقل ہونے پر راضی ہوئی آخر کار بادشاہ نے زبردستی اس کی جھونپڑی پر قبضہ کر کے اپنا محل تعمیر کرانا شروع کر دیا۔

بوڑھی عورت نے بے بس ہو کر ملک کے چیف قاضی کی عدالت میں بادشاہ کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا قاضی نے اسے سمجھا بجھا کر اس کا غصہ ٹھنڈا کیا اور کہا کہ تم اس وقت جاؤ میں کسی وقت موقع پا کر بادشاہ سے بات کروں گا اور یقین رکھو کہ تمہارے ساتھ انصاف ہوگا۔ چنانچہ جب قصرِ شاہی کی عمارت مکمل ہو گئی اور پہلی مرتبہ بادشاہ اپنا محل اور باغ ملاحظہ کرنے کے لئے جانے لگا تو چیف قاضی صاحب بھی ایک خالی بورا لے کر وہاں پہنچ گئے اور بادشاہ سے وہاں کی مٹی اپنے بورے میں بھر کر لے جانے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر جب وہ بورے میں مٹی بھر چکے تو انہوں نے اپنے بادشاہ سے درخواست کی کہ مہربانی کر کے اس بورے کو اٹھا کر میری کمر پر رکھ دیں چونکہ بورا بہت زیادہ وزنی تھا بادشاہ باوجود پوری کوشش کے اس کو زمین سے ایک انچ بھر بھی اوپر نہ اٹھا سکا۔ اس پر قاضی صاحب نے عرض کیا۔

"اے بادشاہِ ذی شان! جب آپ اتنا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتے تو قیامت کے روز جبکہ ہم سب کا خالق و مالک انصاف کرنے کے لئے عرشِ معلیٰ پر جلوہ گر ہوگا تو کیا اس وقت آپ اس ساری زمین کا بوجھ اٹھا سکیں گے؟ سوچ لیں اور اچھی طرح غور کر لیں یہ معاملہ بڑا سنگین ہے قیامت کے دن وہ بڑھیا جس کی زمین پر آپ نے اسکی مرضی کے خلاف قبضہ کر کے اپنا محل بنایا ہے جب پروردگارِ عالم کے حضور آپ کے خلاف شکایت کر کے انصاف کی طالب ہوگی تو آپ کیا جواب دیں گے؟"

قاضی صاحب کی اس تقریر نے بادشاہ پر اتنا اثر کیا کہ اس کا دل خوفِ خدا سے بھر گیا اور اس نے فوراً اسی وقت اس زمین اور محل کی عمارت کو مع تمام ساز و سامان کے اس بڑھیا بیوہ کے حوالہ کر دیا اور خود اپنے محل کے لئے کوئی دوسری جگہ منتخب کر لی۔

عباسی خلیفہ مامون الرشید کا انصاف

ایک مرتبہ خلیفہ مامون الرشید کے دربار میں ایک بیوہ عورت آکر کہنے لگی کہ اے امیر المومنین ایک ظالم نے زبردستی میری جائیداد پر قبضہ کر لیا ہے خلیفہ نے دریافت کیا۔

"کس نے تم پر یہ ظلم کیا ہے جلد بتاؤ میں انصاف کروں گا۔ اور کوئی لحاظ یا جانبداری سے کام نہیں لیا جائے گا۔ خواہ زیادتی کرنے والا میرے خاندان کا فرد ہی کیوں نہ ہو"

عورت نے خلیفہ مامون کے صاحبزادے عباس کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ اس نے میری زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہے۔ اتفاق سے عباس اس وقت خلیفہ کے پہلو میں ہی بیٹھا تھا۔ تمام حاضرین حیرت میں تھے کہ دیکھیں امیر المؤمنین کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ نے اسی وقت بغیر کسی پس و پیش کے اپنے لڑکے عباس کو مدعیہ بڑھیا کے پاس کھڑا ہونے کا حکم دیا اور اپنے وزیر اعظم سے کہا کہ دونوں کے بیانات قلمبند کئے جائیں شہزادہ عباس گھبرا گیا اور اس پر خوف طاری تھا۔ زبان میں لکنت تھی اور رک رک کر بیان دینے لگا۔ مگر جب اس بڑھیا کی باری آئی تو سب نے محسوس کیا کہ اس کی آواز بلند ہے۔ اور جرأت کے ساتھ شہزادے کے ظلم کی تفصیل بیان کر رہی ہے چنانچہ وزیر اعظم نے اس کی اس طور پر آزادانہ گفتگو کو شہزادہ کی شان کے خلاف سمجھ کر اسے آہستہ بولنے کے لئے کہا لیکن خلیفہ مامون کہنے لگے۔ جس انداز سے یہ بڑھیا بول رہی ہے بولنے دو تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ یہ حق پر ہے اس لئے اس کی آواز بلند ہے اس کا حق ہے کہ اپنا حق لینے کے لئے جس طرح چاہے اصل حقیقت کا ہمارے سامنے اظہار کرے لیکن عباس میرا بیٹا چونکہ قصوروار ہے اس لئے اس کی آواز میں جھوٹ کی وجہ سے لڑکھڑاہٹ ہے۔

چنانچہ دونوں کے بیانات سرِعام سن کر انصاف پسند خلیفہ نے اپنے بیٹے کو ڈانٹا اور بڑھیا کی تمام جائیداد اسے واپس کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی اور معمولی بڑھیا عورت اس طرح اس شہزادہ کے خلاف بادشاہِ وقت سے اپنا حق لے کر خوشی خوشی واپس لوٹ گئی۔

شہنشاہ جہانگیر کا انصاف

ایک روز شہنشاہ جہانگیر کے سامنے امورِ سلطنت کے بعض حسابات پیش تھے کہ اچانک ان کے محل میں سے ایک دردناک چیخ کی آواز آئی جسے سن کر بادشاہ فوراً اپنے محل میں گیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑھیا کو زدوکوب کیا جا رہا ہے ملکہ نورجہاں بھی وہاں موجود تھی بادشاہ کو دیکھ مسکراتی ہوئی تعظیم کے لئے آگے بڑھی لیکن بادشاہ نے نورجہاں کی طرف توجہ نہ کی اور اس بوڑھی عورت سے دریافت کیا کہ تمہیں کس جرم میں یہ سزا دی جا رہی ہے بوڑھی عورت خوف و ہراس اور دہشت کی وجہ سے کچھ نہ بول سکی لیکن بادشاہ کے اطمینان دلانے پر وہ بول پڑی اور کہنے لگی۔

"شہنشاہ سلامت! میں مزدوری کرتے کرتے ضعیف ہو چکی ہوں اب مجھ سے کام نہیں ہو سکتا اور کام نہ کرنے کی وجہ سے اب فاقہ کشی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے تین روز سے میرے منہ میں ایک دانہ بھی نہیں گیا۔ حضور کے کسی خواص کی بہن میرے محلہ میں رہتی ہے اس نے مجھے ملکہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدد طلب کرنے کی رائے دی۔ میں حاضر ہوئی تو ملکہ نے کوئی توجہ نہ کی میں بھوک سے کچھ اس درجہ بیتاب تھی کہ بے اختیار میری زبان سے نکل گیا۔

"جو غریبوں پر رحم نہیں کرتا اس پر خدا بھی رحم نہیں کرتا"

ملکہ محترمہ نورجہاں کو میرے یہ الفاظ بُرے لگے اور انہوں نے مجھے سزا دینے کا حکم صادر کر دیا۔ میں پہلے تو برداشت کرتی رہی لیکن جب زدوکوب میری برداشت سے باہر ہو گیا تو میری چیخ نکل گئی جسے سن کر حضور یہاں تشریف لائے ہیں

شہنشاہ جہانگیر نے بڑھیا سے یہ شکایت سن کر نورجہاں سے کہا "اس میں شک نہیں کہ میں تم سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمہاری خاطر میں اپنی رعایا کے حقوق کا خیال نہ کروں۔ تم نے اس غریب عورت پر ظلم کیا ہے۔ میں اس جرم کے لئے تم کو کسی حالت میں بھی معاف نہیں کر سکتا"

نورجہاں مسکراتے ہوئے کہنے لگی "کیا اس غریب اور ناچیز عورت کی خاطر مجھے سزا دی جائے گی"

نورجہاں کی یہ مسکراہٹ شہنشاہ کو ناگوار گزری اور اس نے غصہ میں آکر کہا "میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ اس عورت سے معافی مانگو اور اسے خوش کرو ورنہ اس جرم کی پاداش میں تمہیں چھ ماہ قید میں رہنا ہوگا" نورجہاں خاموش رہی اور پھر بولی۔ میں ایک معمولی عورت سے معافی نہیں مانگ سکتی مجھے قید منظور ہے۔ چنانچہ جہانگیر نے اپنے وزیر کو بلا کر ملکہ کو قید خانہ میں بھجوا دیا۔ آخر چھ ساتھ گھنٹے قید میں رہنے کے بعد اراکینِ سلطنت کے مشورہ سے ملکہ نورجہاں نے اس بڑھیا سے معافی مانگ کر اسے راضی کیا۔ اور بہت سی رقم نقد اسے دی جس پر ملکہ کی سزا ختم کر دی گئی اس کے علاوہ شہنشاہ جہانگیر نے بھی تاحینِ حیات اس بڑھیا کی گزر بسر کے لئے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔

سلطان محمود غزنوی کی سلطنت میں ڈاکہ

سلطان محمود غزنوی کے عہدِ حکومت میں کسی جگہ ڈاکہ پڑا اس میں ایک بوڑھی عورت کا سامان بھی لٹ گیا اس عورت نے سلطان کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمایا کہ ڈاکوؤں نے میرا سارا مال و اسباب لوٹ لیا ہے۔ خدا نے آپ کو ہمارا نگہبان مقرر فرمایا ہے آپ میرا مال و اسباب دلوا دیجئے یا اس کے عوض مجھے کچھ عنایت فرمایئے۔ سلطان نے دریافت کیا کیا تم بتا سکتی ہو کہ ڈاکو کون تھے اور کہاں سے آئے تھے عورت صرف اتنا ہی بتا سکی کہ وہ لوگ یعنی ڈاکو کوچ بلوچ کے تھے جو کرمان کے قریب ہے اس پر سلطان نے کچھ سوچ کر کہا کہ وہ جگہ تو میرے دارالسلطنت سے بہت دور ہے میں اس کا انتظام کس طرح کر سکتا ہوں۔ اس بڑھیا سے ضبط نہ ہو سکا۔ غصہ سے بول اٹھی "کیا اسی پر شہنشاہی کا دعویٰ ہے آپ اتنی بڑی سلطنت کا انتظام نہیں کر سکتے تو پھر اتنے بڑے ملک کو قبضہ میں کیوں لئے بیٹھے ہیں۔ وہ بادشاہ ہی کیا جو اپنی سلطنت میں امن و امان قائم نہ رکھ سکے"۔

بڑھیا کی اس دلیرانہ گفتگو پر سلطان محمود کانپ اٹھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بوڑھی عورت کو بہت کچھ سامان اور سونا دیکر کہا۔ اطمینان رکھو میں کل ہی تحقیقات کرواؤنگا۔ بڑھیا رخصت ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام! دفتر سوم کیلئے تحریک جدید کے وعدے لینے کی کوشش فرمائیں! (مہتمم تحریک جدید)

گئی۔ اور بادشاہ نے گورنر کرمان کو لکھا کہ ڈاکوؤں کو فوراً گرفتار کر کے جرم ثابت ہونے پر پھانسی دے دی جائے۔ حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آ گئی۔ اور آخر کار ڈاکو گرفتار ہو کر بعد تحقیق قتل کر دیئے گئے۔ ان کا مال و اسباب بحق سلطان ضبط کر لیا گیا اور اس کے بعد بادشاہ نے منادی کرا دی کہ جن لوگوں کا مال ڈاکوؤں نے لوٹا تھا وہ آئیں اور شناخت کر کے اپنا مال و اسباب لے جائیں۔

شیر شاہ سوری کا عدل

ایک روز بادشاہ شیر شاہ سوری کا بیٹا عادل خان ہاتھی پر سوار ہو کر آگرہ کی گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک ہندو کی بیوی (جو غسل کر رہی تھی) پر اس کی نظر پڑ گئی۔ شہزادہ نے جوانی کی ترنگ میں پان کا بیڑا اس عورت کی طرف پھینک دیا۔ عورت نے اپنے شوہر سے شہزادے کی اس فحش حرکت کی شکایت کی۔ شوہر نے افسران سے اپنی اس بے عزتی اور بے حرمتی کی شکایت کی مگر شہزادہ کے خلاف کسی کو بھی کوئی کارروائی کرنے کی جرأت نہ ہوئی آخر مجبور ہو کر وہ شہنشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے سامنے انصاف کرنے کی درخواست کی۔

بادشاہ نے واقعہ کی تحقیقات کے بعد حکم دیا کہ مدعی ہاتھی پر سوار ہو اور عادل خان کی بیوی غسل کرے اور جس طرح عادل خان نے اس کی بیوی پر پان کا بیڑا پھینکا ہے اسی طرح وہ بھی عادل خان کی بیوی پر پان کا بیڑا پھینکے۔ امراء نے شہزادہ کی دلہن کی حمایت کی اور اس حکم شاہی کو اس کے وقار کے منافی قرار دیا مگر بادشاہ نے فوراً کہا کہ میرے نزدیک میرے بیٹے کی دلہن اور میری رعیت کی ہر عورت کی ایک ہی جیسی عزت ہے میری نظر میں دونوں برابر ہیں۔ میں اپنا حکم واپس نہیں لے سکتا۔ آخر شہزادہ اس ہندو سے معافی کا طلب گار ہوا اور بڑی مشکل سے اس کو معاف کر دینے پر آمادہ کیا کچھ منت سماجت کا اثر ہوا اس نے بھی بادشاہ کے انصاف کا یہ عالم دیکھ کر شہزادہ کی خطا معاف کر دی۔

اگرچہ شیر شاہ سوری نے اپنی سمجھ کے مطابق اس مقدمہ میں انصاف سے کام لیا اور اپنے بیٹے کا کوئی لحاظ نہ کیا مگر پھر بھی ان کا یہ فیصلہ اسلامی نہیں کہلا سکتا کیونکہ گناہ کی سزا دینے کے لیے دوسرا گناہ کرنا یا کروانا ایک نادرست فعل ہے۔

نصاب و وظائف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بابت سال ۱۹۸۱—۸۲ء

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم

- قرآن کریم :- پارہ ۶ تا ۱۵ باترجمہ
- حدیث :- حدیث الاخلاق صرف ترجمہ یاد کرنا۔ چہل احادیث باترجمہ
- نماز باترجمہ۔ دعائے قنوت باترجمہ۔ نماز کسوف وخسوف اور نماز استسقاء باترجمہ
- کلام :- نزول المسیح مکمل از حضرت اقدس۔
  عربی قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ ------- پہلے ۲۰ اشعار باترجمہ
- مضمون :- اسلامی پردہ عورت کی عزت کا ضامن ہے۔ صداقت بانیٔ جماعت احمدیہ در ثمین۔

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم

قرآن کریم : ۵ تا ۱۰ پارے باترجمہ

حدیث : چہل احادیث کی چالیس احادیث زبانی باترجمہ۔ چالیس جواہر پارے مع تشریح

پانچ ارکان اسلام نماز باترجمہ۔ صد سالہ جوبلی کا روحانی پروگرام

کلام کشتی نوح از حضرت اقدس علیہ السلام

در ثمین کی نظم اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے ..... مکمل زبانی یاد کرنی

مضمون۔ اسلام میں پردہ کی اہمیت۔ لجنہ کی ابتدائی ۵ سالہ تاریخ۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

سلسلہ احمدیہ کے مخلص کارکن اور معلم وقف جدید مکرم عبدالقیوم صاحب علوی ۱۳ فروری کو رات کے ۹ بجے سلسلہ کے فرائض انجام دیتے ہوئے شیخ پور ضلع گجرات میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت احمدیہ شیخ پور نے انتہائی جذبہ خلوص کا اظہار فرماتے ہوئے ان کی میت ۱۴ فروری کو علی الصبح بھلوال میں ان کے گھر پہنچائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا فی الدارین! جہاں اسی روز دو بجے دوپہر ان کی تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نہایت مخلص اور اعلیٰ اوصاف کے حامل تھے انھوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے ایک بیٹا ملازم اور باقی زیر تعلیم ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہنے کی درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد عابد شاہد مربی سلسلہ مقیم بھلوال)

مجلس اطفال الاحمدیہ میں شمولیت سے متعلق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

"اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۶۱ء) (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تشویق

زعماء کرام انصار اللہ سال رواں کا بجٹ صحیح آمد پر تشخیص کر کے مرکز میں جلد ارسال فرما دیں۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

پیارے اطفال بھائیو!

حضور نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور علمی ترقی کے لئے بہترین صحت کا ہونا ضروری ہے۔ کوشش کیجئے کہ آپ حضور کے اس ارشاد کو کماحقہ پورا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر احمدی طالب علم نے علم حاصل کرنے میں آگے ہی آگے بڑھنا ہے (مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۹۲۳

میں بشیراں بی بی زوجہ مبارک علی صاحب اٹھوال قوم اٹھوال جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱-۱۲-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- حق مہر -/۱۵۰۰ روپے وصول شدہ

۲- نقد ایک ہزار روپیہ

۳- طلائی بالیاں دو عدد وزنی چھ ماشہ مالیتی -/۹۲۰ روپے۔

کل جائیداد -/۳،۴۲۰ روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- بشیراں بی بی زوجہ مبارک علی صاحب اٹھوال ۵۲/۷ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد :- مرزا عبدالسمیع وصیت ۱۱۴۳۵ صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد :- مبارک علی اٹھوال خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۹۲۴

میں عائشہ بی بی بیوہ ملک محمد ابراہیم صاحب قوم کھکھے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۸۶ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱-۱۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- مکان محلہ کریم پورہ لالہ موسیٰ جو کہ فروخت کر دیا گیا ہے۔ میرا شرعی حصہ ۱/۸ مبلغ -/۱۲۵۰ روپے نقد وصول کر لیا ہے۔

۲- حق مہر -/۳۲ روپے وصول شدہ۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- عائشہ بی بی بیوہ ملک محمد ابراہیم صاحب ۵/۴۵ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد :- ماسٹر نصیر احمد ولد بشیر احمد صاحب ۶/۲۸ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

گواہ شد :- ملک محمد سلیم پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۹۲۵

میں عائشہ بی بی بیوہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰-۱۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۳۰۰ روپے

۲- زیورات طلائی بالیاں وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی -/۹۰۰ روپے

۳- ۱۸ ایکڑ زمین مالیتی ایک لاکھ اسی ہزار روپے کا شرعی حصہ ۱/۸۔

۴- مکان ۴/۶ دارالرحمت غربی مالیتی ایک لاکھ روپیہ کا ۱/۸ شرعی حصہ۔

۵- ٹریکٹر مالیتی -/۳۰،۰۰۰ روپے کے ۱/۸ حصہ کی مالکہ ہوں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- عائشہ بی بی بیوہ چوہدری محمد اسمٰعیل ۴/۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد :- بشیر احمد ولد غلام نبی صاحب ۴/۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد :- حاجی امان اللہ صاحب ولد سراج دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

بِعَزِیْزٍ (ھود آیت ۹۲)

ترجمہ :- (انہوں نے کہا اے شعیب!) اگر تیرا گروہ نہ ہوتا تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے۔ اور تو (بذات خود) ہماری نظر میں قابل عزت وجود نہیں۔

ماموریں الٰہی کے ساتھ ان کی قوموں کی دشمنی کی یہ چند مثالیں ہم نے یہاں درج کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کے ساتھ ابتدا میں اس کی قوم نے دشمنی نہ کی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ دشمنی کرنے والوں کو مجرم قرار دیا اور انہیں ان کے ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ اس نے اپنے ماموروں کی مدد کی اور وہی اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ اپنے ماموروں کی مدد نہ کرتا۔ وہ ان کے مخالفوں کو ڈھیل دیتا رہا۔ اس ڈھیل کے زمانہ میں وہ دشمنی میں بڑھتے ہی چلے گئے اور قریب تھا کہ وہ اپنے بدارادوں میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن خدا تعالیٰ ہر بار ہی اپنے ماموروں کی مدد کیلئے دوڑتا ہوا آیا اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے حالات کو بدل کر رکھ دیا اور ہمیشہ کامیابی ماموریں الٰہی کو ہی نصیب ہوئی۔

درخواست ہائے دعا

- میری اہلیہ مبارکہ ملک صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک منصور احمد ابن ملک غلام فرید صاحب مرحوم ۱۴/۴ ٹاؤن شپ - لاہور)

- خاکسار عرصہ ۳۶ سال سے انتڑیوں اور پھیپھڑوں کی ٹی۔ بی میں مبتلا ہے۔ آمد کا کوئی ذریعہ نہیں۔ ۵۲ سال عمر ہو چکی ہے۔ تنہا ہوں۔ کوئی عزیز موجود نہیں جو خبر گیری کر سکے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے اور اتنی صحت دے کہ میں اپنے گذارہ کے لئے کوئی کام کر سکوں اور ناداری اور مفلسی سے نجات حاصل ہو۔

(عطا الٰہی ۵۴ کھنہ بلڈنگ۔ چوک برف خانہ ریلوے روڈ - لاہور)

- خاکسار کے برادر نسبتی مکرمی الحاج طاہر صاحب بیرون ملک سے مستقل طور پر اپنے ملک واپسی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے، اس کے فضلوں اور دینی، دنیوی حسنات کے حصول کے لئے احباب جماعت سے مؤدبانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(شوکت حسین - بیت المال آمد - ربوہ)

اعلان گمشدگی

ایک عدد سیاہ رنگ کا چرمی بیگ اڈہ لاریاں ربوہ سے دارالرحمت وسطی تک آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے جس میں گاڑی کے کاغذات اور ڈرائیونگ لائسنس سید محمد رضا شاہ کے نام کا بنا ہوا ہے جس صاحب کو ملے خاکسار کے مکان واقع دارالرحمت وسطی میں پہنچا کر ممنون فرماویں

(سمیع اللہ سیال - دارالرحمت وسطی ربوہ)

کراچی یونیورسٹی میں داخلہ

کراچی یونیورسٹی میں بی اے، بی ایس سی (آنرز)، ایم اے، ایم ایس سی اور لینگویج کورسز میں نئے سال کے داخلے مورخہ ۱۵ مارچ سے شروع ہو رہے ہیں۔ داخلے کے خواہشمند طلباء سے درخواست ہے کہ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل افراد سے فوراً رابطہ قائم کریں۔

(۱) نسیم الحق 37-C اسٹاف ٹاؤن کراچی یونیورسٹی کراچی ۳۲

(۲) ظفر اقبال ۷-۹۲۹ بلاک نمبر ۲ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی معرفت احمدیہ ہال میگزین لین کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- تحریکِ دعا

انہوں نے کہا کہ اگرچہ مخلصین جماعت ہمیشہ ہی اپنے پیارے امام کے لئے دعائیں کرتے ہیں مگر جب یہ علم ہو کہ بیماری زیادہ ہے تو ان مخلصین کی دعاؤں میں درد اور شدت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ انقلابی نکتہ یورپ اور امریکہ میں بھی اخبار نویسوں کو بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ مولانا صاحب نے کہا کہ اس نکتے کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ جماعت جس قدر بھی خلوص، محبت اور عقیدت اپنے امام کے ساتھ رکھتی ہے اس تمام عقیدت، محبت اور خلوص کو یکجائی طور پر جمع کیا جائے تو اس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ محبت اور خلوص ہمارے امام کے دل میں اپنی جماعت کے لئے ملے گا۔

انہوں نے کہا کہ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جس درد اور تڑپ سے جماعت احمدیہ کے احباب و خواتین اپنے امام کے لئے دعائیں کرتے ہیں اس سے ہزاروں گنا بڑھ کر امام جماعت کے دل میں وہ درد اور تڑپ ہوتی ہے جس سے وہ اپنی جماعت کے احباب و خواتین کے لئے پرسوز دعائیں کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ امام جماعت کا وجود تو درد سے بے قرار ایک سمندر ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت کو کس درجہ التزام اور توجہ سے امام جماعت کے لئے دردمندانہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مومن اور ایمان کی محبت رکھنے والے اور امام جماعت کی الفت کو پہچاننے والے کو اس یقین پر قائم ہونا چاہیئے کہ اگر وہ اپنی ساری دعائیں بھی اپنے امام کے لئے وقف کر دے گا تو پھر بھی بات یہی ہوگی کہ

ط حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

انہوں نے احباب کو تلقین کی کہ وہ اپنی دعاؤں کو امام جماعت کی صحت یابی کیلئے وقف کر دیں۔ مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مزید کہا کہ جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں حضور کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعا کی جائے۔

اس کے بعد مولانا صاحب نے دعا کے فلسفے پر زور دیتے ہوئے بتایا کہ مچھلیاں شاید پانی کے بغیر زندہ رہ سکتی ہوں یا انسان بغیر ہوا کے زندہ رہ سکتا ہو لیکن ایک مومن مخلص احمدی دعا کے بغیر (روحانی طور پر) زندہ نہیں رہ سکتا۔ دعا اس کا تاج، اس کا اعزاز اور اس کا فخر ہے۔ اور یہ ممتاز اور منفرد خصوصیت اسے (حضرت اقدس ... ناقل) اور ان کے خلفاء کی پیروی کی بدولت ملی ہے۔ اور (حضرت اقدس .... ناقل) نے جس قدر زور دعاؤں پر دیا ہے اس کی کوئی مثال کہیں نہیں ملتی۔ مولانا صاحب نے (حضرت اقدس .... ناقل) کے ارشادات کے مختلف اقتباسات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حضرت اقدس اپنی نصائح کا مغز اور تمام احکام قرآنی کی کلید اور قوت دعا کو قرار دیتے تھے۔

محترم مولانا نے آیت قرآنی

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

(المومن : ۶۱)

کی تفسیر میں ایام الصلح، برکات الدعا اور لیکچر لاہور کے حوالے پیش کئے اور بتایا کہ (حضرت اقدس .... ناقل) نے اپنے تجربہ اور مشاہدہ کے حوالے سے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور یہ بات اللہ نے قانون قدرت میں داخل کر رکھی ہے کہ اگر اس کا بندہ اسے پکارے گا تو وہ دعا قبول کرے گا۔

اس ضمن میں مولانا دوست محمد صاحب نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایمان افروز واقعہ سنایا جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو ابتدا سے ہی دعا پر غیر معمولی ایمان اور یقین حاصل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کو مولانا ظفر محمد صاحب ظفر نے یہ واقعہ سنایا۔ مولانا ظفر صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلاس فیلو تھے اور حضور ایدہ اللہ اور مولانا ظفر صاحب حضرت قاضی امیر حسین صاحب سے عربی پڑھا کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کو بچپن سے ہی عربی ادب سے غیر معمولی شغف اور لگاؤ ہے اور حضور ایدہ اللہ کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ سبق کے دوران حضرت قاضی امیر حسین صاحب انہیں سبق پڑھ کر سنانے کا حکم دیا کریں۔ مولانا ظفر محمد صاحب کا کہنا ہے کہ اُن کی اپنی بھی یہ خواہش ہوتی تھی کہ استاد مکرم انہیں سبق پڑھنے کے لئے کہیں۔ ایک روز جب دونوں شاگرد پڑھنے بیٹھے تو حضرت قاضی امیر حسین صاحب نے آتے ہی مولانا ظفر صاحب کو کہا کہ وہ سبق پڑھیں۔ مولانا ظفر صاحب کہتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ نے جو بچپن کے اس دور میں میاں ناصر کہلاتے تھے میری طرف جھک کر میرے کان میں کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج تم نے مجھ سے زیادہ دعا کی ہے۔ تبھی قاضی صاحب نے تمہیں سبق پڑھنے کو کہا ہے۔

مولانا دوست محمد صاحب نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ یہ بظاہر معمولی واقعہ ہے مگر اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو بچپن سے ہی کس طرح قبولیت دعا پر غیر معمولی یقین ہے اور دعا کرنا کس طرح سے آپ کی فطرت کا حصہ بنا ہوا ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہِ انتخاب نے جس شخص کو جماعت احمدیہ کی قیادت کے لئے چنا تھا اس کو ابتداء سے ہی دعا کی اہمیت کا کس قدر گہرا شعور حاصل تھا۔ مولانا صاحب نے آیت قرآنی

ادعونی استجب لکم

کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہا کہ جہاں ادعونی کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت بھی دی کہ وہ دعائیں قبول کرے گا۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر وقت ہی دعائیں کرنے کی توفیق دے تاکہ وہ وقت جلد آجائے جب دنیا میں ایک ہی جھنڈا ہو اور وہ جھنڈا قرآن کا جھنڈا ہو، اسلام کا جھنڈا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہو۔ آمین۔

"الحاج مولوی عبدالواحد صاحب" صفحہ اول سے آگے

آپ مولوی فاضل اور مبلغین کلاس پاس کرنے کے بعد ۱۹۳۵ء میں باقاعدہ مبلغ مقرر ہوئے۔ دوران تقرری گاردت، بانڈونگ، جوگجاکرتا اور تاسک ملایا میں سالہا سال تک خدمات سرانجام دیتے رہے

آپ نہایت دیندار۔ تقویٰ شعار۔ مخلص۔ پرجوش اور زندہ دل مبلغ تھے اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے آمین! آپ کے چار بیٹوں اور چار بیٹیوں میں سے ان کے صاحبزادے مکرم عبدالباسط صاحب جامعہ احمدیہ سے شاہد پاس کرنے کے بعد ۲۲ فروری ۸۱ء کو انڈونیشیا میں بطور ایک واقف زندگی مبلغ تشریف لے گئے اور آج کل شمالی سماٹرا میں بمقام میدان بڑے اخلاص اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شاندار کامیابیوں سے نوازے۔ آمین!

ہم مکرمی عبدالباسط صاحب اور ان کے دیگر پسماندگان سے دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ مکرمی الحاج مولوی صاحب کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ہر عمر کے احباب کرام کے لئے ان کے نمونہ کو مشعل راہ بنائے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بےمثال و اعلیٰ نمونہ کی پیروی میں اور ان سب کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ خلاء ہر رنگ میں پورا ہو اور مولوی صاحب کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب سے نوازے۔ آمین! ؎

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

(وکالتِ تبشیر)

○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
(مینیجر)

آپکے کاروبار کی ترقی کے لئے الفضل میں اشتہار دینا ایک مفید ذریعہ ہے!

چہرے کی خوبصورتی کے لئے
چیپا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

ربوہ میں کاروباری حضرات کیلئے
(۱) ہول سیل ایجنسیوں پر مشتمل چالو کاروبار مع سامان و باموقع دکان۔
(۲) ایک باموقع مارکیٹ جو پانچ دکانوں اور ایک مکمل رہائشی مکان پر مشتمل ہے
فوری فروخت کیلئے موجود ہیں
مسائل اور وسائل کا سنگم
ریلوے روڈ۔ ربوہ
املاک کنسرن

کوئی دوا لگاتار کھانی پڑ رہی ہے؟
آپ اس سے جان چھڑانا چاہتے ہیں؟
پرانی بیماریوں کی کیورز CURES کی فہرست سے متعلقہ کیور تلاش کر کے استعمال کریں بفضلہ تعالیٰ بیماری اور عادت دوا دور ہو جائے گی۔ کیپسولوں سے ۱۵/- فی کیور۔ مشورہ و لٹریچر فری۔
بواسیر، دمہ اور پرانے سر درد سمیت ۱۴۵ امراض کی کیورز کے موجد
کیور میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ۔ فون ۶۶
CMC

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ
بمقام ربوہ
مورخہ ۵، ۶، ۷ مارچ ۱۹۸۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار
امراء کرام و قائدین اور مربیان، معلمین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس ٹورنامنٹ کو کامیاب کرنے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ والسلام
(خاکسار مہتمم صحتِ جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت خادم مسجد
مسجد ناصر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کے لئے ایک مستعد خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ رہائش وغیرہ کی سہولت موجود ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست پریذیڈنٹ یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ۷ مارچ ۱۹۸۲ء تک ارسال کریں۔ (عبدالجلیل قریشی صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)